سوال

(640) عورت کی سربراہی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی جناب حافظ عبدالمنان نورپوری صاحب !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امابعد!گزارش ہے کہ روزنامہ جنگ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۸ء میں ایک خبر شائع ہوئی عبدالعزیزالدالی کے حوالے سے جس کا عنوان تھا ۔ اسلام میں خاتون کے سربراہ مملکت بننے پر کوئی پابندی نہیں ۔ جوکہ مندرجہ ذیل ہے :

اسلام میں خاتون کے سربراہ مملکت بننے پر کوئی پابندی نہیں ۔ عبدالعزیزالدالی

’’نئی دہلی (نمائندہ جنگ) کسی مسلمان ملک کی خاتون سربراہ بننے میں اسلام کوئی پابندی عائد نہیں کرتا ۔ یہ بات جنوبی یمن کے وزیر خارجہ عبدالعزیزالدالی نے کہی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں عوام کی رائے کا احترام کرنا چاہیے جنہوں نے بینظیر بھٹو کو وزیرا عظم بنایا ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ وہ ملکہ سبا پر فخر کرتے ہیں جو اسلام کے دور میں یمن کی ملکہ تھیں اور آج بھی یمن میں انہیں قدرومنزلت سے دیکھا جاتا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے یمن کی ترقی کے لیے بہت کارنامے نمایاں سر انجام دیئے تھے ۔‘‘

مذکورہ عبارت پڑھ کر غور کیا ۔ انہوں نے کہا کہ کسی مسلمان ملک کی خاتون سربراہ بننے میں اسلام کوئی پابندی عائد نہیں کرتا ۔ اگر واقعی عبدالعزیزالدالی کے مطابق اسلام عورت کی حکمرانی پر پابندی عائد نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق

وَمَن أَظ لَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَع رَضَ عَنهَآ إِنَّا مِنَ لمُج رِمِينَ مُنتَقِمُونَ --السجدة22

اوراس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جس کو اس کے مالک کی آیتیں سنائی جائیں ۔ پھر وہ ان پر خیال نہ کرے ۔ بے شک ہم گناہ گاروں سے بدلہ لیں گے ۔

اسلام اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں :

ل يَو مَ أَك مَل تُ لَكُم دِينَكُم وَأَت مَم تُ عَلَي كُم نِع مَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ل إِس لَٰمَ دِينًا --مائدة3

ترجمہ : آج کے دن میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارے دین کو اور مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت کو اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین اسلام میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے :

إِنَّ لدِّينَ عِندَ للَّهِ ل إِس لَٰمُ --آل عمران19

جو دین خدا تعالیٰ کو پسند ہے وہ اسلام ہے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوٰتِ ٱلشَّيْطٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ --بقرة208

اے ایمان والواسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤاور شیطان کے قدموں کی تابعداری نہ کروہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اوراس کے بعد عبدالعزیزالدالی نے مزید یہ کہا کہ (ہمیں عوام کی رائے کا احترام کرنا چاہیے) اب دیکھنا یہ ہے کہ عوام کے بارے میں ارشاد ربانی کیا ہے؟

وَمَآ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ --یوسف103

اگرچہ آپ حرص کریں، اکثر لوگ مومن نہیں ہیں۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ --انعام116

اوراگر توان لوگوں کے کہنے پرچلے جودنیا میں زیادہ ہیں تووہ تجھ کوخداکی راہ سے بہکا دیں گے، یہ لوگ صرف اپنے خیال پرچلتے ہیں اورکچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ اوردوسرے مقام پر فرمایا:

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ ٱلْأَوَّلِينَ --صافات71

اورالبتہ تحقیق گمراہ ہوئے ان کے پہلے بہت زیادہ پہلوں میں سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ ٱلشَّكُورُ --سبا13

اور تھوڑے ہیں میرے بندوں میں سے شکر گزار۔ اس کے بعد عبدالعزیزالدالی نے مزید کہا جوکہ مندرجہ ذیل ہے:

"کہ وہ ملکہ سبا پر فخر کرتے ہیں جواسلام کے دور میں یمن کی ملکہ تھیں اور آج بھی یمن میں انہیں قدرومنزلت سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یمن کی ترقی کے لیے بہت کارنامے نمایاں سرانجام دیئے تھے۔"

قوم سبا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بھی ذکرکیا ہے:

إِنِّى وَجَدتُّ ٱمْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَىْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ --نمل23

میں نے دیکھاکہ ان کی بادشاہت ایک عورت کررہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ نہ کچھ دیا گیا ہے اوراس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطٰنُ أَعْمٰلَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ --نمل24

میں نے اسے اوراس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کوچھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کرکے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔ قرآن اجتماعی زندگی میں یہ مقام کس کودیتا ہے اورکسے نہیں دیتا سورۃ نساء آیت ۳۴میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ٱلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوٰلِهِمْ ۚ فَٱلصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ --النساء34

مرد عورتوں پر حاکم ہیں بوجہ اس فضیلت کے جواللہ نے ان میں سے ایک کودوسرے پردی ہے اور بوجہ اس کے کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس صالح عورتیں اطاعت شعار اور غیب کی حفاظت کرنے والیاں ہوتی ہیں اللہ کی حفاظت کے تحت۔

اس کے بعد حدیث کی طرف آئیے۔ یہاں ہم کو نبی ﷺ کے یہ واضح ارشادات ملتے ہیں :

«اِذَا کَانَ اُمَرَآئُکُمْ شِرَارَکُمْ اَغْنِیَآئُکُمْ بُخَلَآئَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ مِّنْ ظَهْرِهَا» ترمذی کتاب الفتن جلد ثانی

جب تمہارے امراء تمہارے بدترین لوگ ہوں ، اور جب تمہارے دولت مند بخیل ہوں اور جب تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے بہتر ہے ۔

«عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ اَہْلَ فَارِسَ مَلَّکُوْا عَلَیْہِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَہُمْ اِمْرَاَۃً» بخاری , احمد , نسائی , ترمذی

ابو بکرہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کیے ہوں ۔

(نوٹ) روزنامہ جنگ لاہور میں مورخہ ۸۸۔ ۱۲۔ ۱۱ کو ایک خبر شائع ہوئی تھی عبدالعزیز الدالی کے حوالے سے بندہ نے پڑھ کر غور کیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یاد آیا ۔ فَتَبَیَّنُوْا -- الحجرات - پس تحقیق کرلو ۔ بندہ نے آیات اور احادیث جمع کی ہیں اب بندہ تمام اہل علم حضرات سے درخواست کرتا ہے کہ جو آیات اور احادیث جمع کی ہیں ان کی وضاحت مطلوب ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کےلیے اور اجر و ثواب کےلیے وضاحت کریں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

شیخنا المکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کے صاحبزادے جامع مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ کے خطیب مشہور و معروف حکیم و طبیب جناب مولانا محمود صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے جنوبی یمن کے وزیر خارجہ کے ایک بیان کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں وزیر موصوف نے کہا ''کسی مسلمان ملک کی خاتون سربراہ بننے میں اسلام پابندی عائد نہیں کرتا ۔ وہ ملکہ سبا پر فخر کرتے ہیں جو اسلام کے دور میں یمن کی ملکہ تھیں ۔ ہمیں عوام کی رائے کا احترام کرنا چاہیے جنہوں نے بینظیر بھٹو کو وزیر اعظم بنایا ہے '' ۔ وزیر موصوف کا بیان ختم ہوا ۔

(1) تمام اہل خرد جانتے ہیں کہ مسلمان جب بحیثیت مسلمان کوئی قیادت یا امارت والا نظام قائم کرتے ہیں تو ان کی غرض و غایت اور مراد صرف اور صرف یہی ہوتی ہے کہ ہمیں فلاح و بہبود حاصل ہو اور ہم کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں ہم چونکہ مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہی سوچ بچار کر رہے ہیں اس لیے ہم نے دیکھنا ہے جس غرض و غایت اور مقصود و مراد یعنی فلاح و بہبود کی خاطر ہم قیادت و امارت والا نظام بنا رہے ہیں اس فلاح و بہبود کا طریقہ وذریعہ ازروئے اسلام کیا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کی ترجمانی صرف دو ہی چیزیں کرتی ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی سنت وحدیث ۔ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ فلاح و بہبود کا طریقہ وذریعہ ازروئے کتاب وسنت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری ہی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں متعدد آیات کریمہ اور احادیث شریفہ موجود ہیں جنہیں طوالت سے بچتے ہوئے اس جگہ نقل نہیں کیا جا رہا

ہے قرآن مجید اور کتب احادیث سے انہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ ایک خاتون کو ملک یا جماعت کا سربراہ بنانے کی اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے اجازت دی ہے یا نہیں؟ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول اللہ ﷺ نے خاتون کو سربراہ بنانے کی اجازت نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا: اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَآءِ لئے مرد عورتوں پر قوام وحاکم ہیں اور صحیح بخاری "کتاب المغازی۔ باب کتاب النبی ﷺ الی کسری وقیصر" میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لَن يُفلِحَ قَومٌ وَلَّوا أَمرَهُم اِمرَأَةً جن لوگوں نے اپنے امر کا والی کسی عورت کو بنا لیا وہ لوگ ہرگز فلاح وبہبود سے ہمکنار نہیں ہوں گے تو ان نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے وزیر موصوف یا کسی اور کا کہنا "کسی مسلمان ملک کی خاتون سربراہ بننے میں اسلام پابندی عائد نہیں کرتا" شدید قسم کی خطا ہے۔

کسی خاتون کے سربراہ نہ بن سکنے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی مرد کو خواہ وہ کیسا ہی ہو سربراہ بنا لیا جائے بلکہ اسلام نے مرد کے سربراہ بننے کے لیے پابندیاں عائد کی ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں البتہ ان تمام پابندیوں کا خلاصہ ذکر کیے دیتا ہوں کہ ہر وہ مرد جو دینی ودنیاوی نظام کو بہ سے بہتر اور بہتر سے بہترین طرز پر چلانے کی صلاحیت وقابلیت سے مالامال ہو اس مرد کو سربراہ بنایا جائے۔

(2) ملکہ سبا پر وزیر موصوف یا کوئی اور فخر کرتا ہے تو کرے انہیں اس فخر کرنے سے کوئی نہیں روکتا مگر اس فخر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہیں یہ کہنے کا حق حاصل ہو گیا کہ "وہ اسلام کے دور میں یمن کی ملکہ تھیں" قرآن مجید نے ملکہ سبا کا قصہ ذکر کیا ہے اس میں ملکہ سبا کے سلیمان رضی اللہ عنہ پر ایمان لانے سے پہلے ملکہ سبا ہونے کا تذکرہ ہے سلیمان رضی اللہ عنہ پر ایمان لانے کے بعد بھی وہ سبا کی ملکہ رہیں یا نہ اس سلسلہ میں کتاب وسنت خاموش ہیں اگر بالفرض ان کے سلیمان رضی اللہ عنہ پر ایمان لانے کے بعد بھی سبا کی ملکہ رہنے کا ثبوت مل جائے تو اس کو بطور حجت ودلیل پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ سلیمان رضی اللہ عنہ کی شریعت ہے اور ہم سیدنا خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے پابند ہیں جس کی اوپر وضاحت کر دی گئی ہے کہ از روئے کتاب وسنت عورت سربراہ نہیں بن سکتی۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی خاتون کسی ملک یا جماعت کی سربراہ بنی تو اس خاتون نے خطا کی اور اس کو سربراہ بنانے اور ماننے والوں نے بھی خطا کی کیونکہ خاتون کی سربراہی کی اسلام نے اجازت نہیں دی اور معلوم ہے کسی مرد یا عورت کے درست قول یا فعل کو حجت ودلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ کسی مرد یا عورت کے نادرست قول یا فعل کو حجت ودلیل کے طور پر پیش کیا جائے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اثبات اسلام کی خاطر حجت ودلیل صرف اور صرف کتاب وسنت ہی ہے نہ کہ امتیوں کے اقوال وافعال۔

(3) رہا عوام کی رائے کے احترام والا معاملہ تو اس سلسلہ میں معلوم ہونا چاہیے کہ بے نظیر کی سربراہی عوام کی رائے نہیں یہ تو اس مروجہ جمہوریت کا کرشمہ ہے جس جمہوریت کے ذریعہ اقلیت کو اکثریت پر مسلط کیا جاتا ہے چند منٹ کے لیے ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ عوام کی رائے ہے مگر یہ رائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے احکام کے برعکس جا رہی ہے اب وزیر موصوف یا ان کا کوئی اور ہمنوا مسلمان ہونے کے ناطے سے بتائے احترام اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے احکام کا کیا جائے یا پھر ان عوام کی رائے کا کیا جائے جن عوام کو وزیر موصوف ایسے لوگ کالانعام گردانتے ہیں؟ پھر پاکستانی قوم کو عوام کی رائے کا احترام کرانے کا سبق اپنے ملک میں بھی تو عوام کی رائے کا احترام کرنا چاہیے جب کہ ان کا اپنا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ملک کے اندر یا باہر تو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے احکام کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی عوام کی رائے کا أَتَأمُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَتَنسَونَ أَنفُسَكُم

صرف عورت کی سربراہی والا مسئلہ ہی نہیں جتنے بھی امور ملک کے اندر یا باہر کتاب وسنت اور اسلام کے منافی چل رہے ہیں ہم ان سب کو غلط سمجھتے ہیں اور مقدور بھر ان کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اگر ہم کسی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں کر سکتے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ان کے جواز پر مہر تصدیق وتائید ثبت کر دی جائے یا انہیں برضا ورغبت برداشت کر لینے کا سبق دینا شروع کر دیا جائے جو حلقے اس ڈگر پر چل رہے ہیں دراصل وہ بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں ایک قسم کی رکاوٹ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح معنوں میں کتاب وسنت پر چلنے والے مومن بنائے اور پوری دنیا میں اسلام کا علم بلند کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین یا رب العالمین

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب